دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۶/۱۶۷۸

محترم جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد از ہدیہ تسلیمات عرض ہے کہ لفظ آزاد سے طلاق واقع ہونے کے بارے ہمارے اکابرین کے مختلف فتاوی ملتے ہیں۔

(ا) ایک موقف تو یہ ملتا ہے لفظ "آزاد" یہ "صریح طلاق" ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو...

1) "یہ کہنا آزاد کردی ہمارے عرف میں طلاق کے لیے مستعمل ہے، لہذا اس سے طلاق صریح واقع ہو جاوے گی"۔ (امداد الفتاویٰ: 2/ 429، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی)

2) خلاصہ سوال: شوہر نے کہا کہ میرے سے تو آزاد ہے، آزاد ہے آزاد ہے، تین مرتبہ کہا لیکن دل میں طلاق کا رادہ بالکل نہیں تھا.... الخ۔ جواب: "طلاق دینے کے موقع میں بیوی کو یہ جملہ (تو آزاد ہے) کہنا عرف میں طلاق صریح دینے کے معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے اور طلاقِ صریح بلانیت سے بھی واقع ہو جاتی ہے.. الخ"۔ (نظام الفتاویٰ: 1/ 243، 244، ط: مکتبہ رحمانیۃ)

3) "بندہ کی رائے یہ ہے کہ لفاظ آزاد کردی بھی مانند گذاشتم وچھوڑدی کے ملحق بصریح ہے"۔ (فتاویٰ رحیمیہ: 8/ 303، ط: دارالاشاعت)

4) تحریراً لکھ کر دیا کہ " اب میں خوشی سے اس کو تین دفعہ آزاد کرچکا ہوں" کے جواب میں لکھا ہے کہ " اگر وہ شخص اس تحریر کا اقرار کرتا ہے تو شرعاً تین طلاق واقع ہو کر مغلظہ ہو گئی ہے،... الخ"۔ (فتاویٰ محمودیہ: 12/ 623، ط: ادارہ الفاروق، کراچی)

نیز مختلف سوالات کے جواب میں یہ بھی مذکور ہے کہ " لفظ "آزاد کرچکا" بمنزلہ صریح ہے، اس سے طلاقِ رجعی واقع ہوتی ہے"۔ (فتاویٰ محمودیہ: 12/ 207، 359، ط: ادارہ الفاروق، کراچی)۔

لفظ " آزاد کی" ہمارے عرف میں بمنزلہ صریح ہے اس سے بھی بلانیت ایک طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے"۔ (فتاویٰ محمودیہ: 12/ 504، ط: ادارہ الفاروق، کراچی)۔

"عورت کو آزاد کرچکا ہوں" ہمارے عرف میں بمنزلہ صریح ہے، اس لفظ سے بلانیت بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، جس جگہ یہ عرف نہ ہو وہاں یہ حکم نہ ہو گا"۔ (فتاویٰ محمودیہ: 12/ 515، ط: ادارہ الفاروق، کراچی)۔

5) "تم میری طرف سے آزاد ہو" کے الفاظ صریح طلاق کے ہیں، لہذا دو دفعہ کہنے سے دو طلاقیں ہو گئیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: 6/ 500، ط: مکتبہ لدھیانوی)

6) شوہر نے ایک پرچے پر تین دفعہ یہ جملہ کہ "میں نے تمھیں آزاد کیا" لکھ کر سب سسرال والوں کے سامنے مجھے دیا.. الخ۔ جواب: شرعی حیثیت تو میں نے پہلے بتادی تھی کہ ان الفاظ سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: 6/ 501، ط: مکتبہ لدھیانوی)

7) بیوی سے یہ کہنا کہ "تو مجھ سے آزاد ہے" ان الفاظ کی عربی زبان میں "سرحتک" سے تعبیر کی جاتی ہے، جو عرف میں طلاقِ رجعی میں استعمال ہوتے ہیں، اس لیے ان الفاظ سے طلاقِ رجعی واقع ہو گی"۔ (فتاوی حقانیۃ: 4/ 478، ط: جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک)۔

8) شوہر نے غصہ ولڑائی میں اپنی بیوی کو دو مرتبہ کہا کہ "میں نے تجھ کو آزاد کر دیا تو میری بہن ہے" ؟ جواب: صورتِ مسؤلہ میں زید کی بیوی پر دو طلاق رجعی پڑ گئیں۔ (امداد الاحکام: 2/ 444، 445، ط: مکتبہ دارالعلوم، کراچی)۔

9) شوہر کا بیوی کا یہ کہنا" میں نے تجھے آزاد کر دیا" اردو میں طلاق صریح ہے کیونکہ ہمارے علاقوں کے لوگ عورت کے لیے ان الفاظ کا استعمال صرف طلاق میں کرتے ہیں۔ (مسائل بہشتی زیور: 1/ 516، ط: مجلس نشریات اسلام) جبکہ مسائل بہشتی زیور میں ہی صفحہ 519 پر یہ بھی مذکور ہے کہ کنایہ الفاظ سے متعلق ایک قاعدہ: مثلاً شوہر کا بیوی کو یہ کہنا تو آزاد ہے، کنایۃ ہے کیونکہ اس میں نکاح کے بندھن کو ختم کرنے کا معنیٰ بھی نکلتا ہے اور دوسرا معنیٰ بھی نکلتا ہے یعنی تو گھر میں ہر طرح سے تصرف کرنے کے لیے آزاد ہے لیکن اگر ارادہ طلاق کا قرینہ لفظوں میں صراحتاً موجود

0273

ہو تو پھر یہ طلاق کے لیے صریح لفظ بن جاتا ہے مثلاًیوں کہے تو میرے نکاح سے آزاد ہے تو اب یہ کنایہ نہیں بلکہ صریح طلاق ہے اور اگر عدم ارادہ طلاق کا قرینہ موجود ہو تو پھر یہ نہ صریح طلاق ہے اور نہ کنایہ ہے مثلاًیوں کہا تو آزاد ہے جو چاہے کہا پی یا جب جی چاہے آجا، کیونکہ باقی الفاظ سے معلوم ہوا کہ شوہر کا مقصد اس کے لیے افعال کی اباحت اور ان میں اس کے اختیار کا ثابت ہونا ہے۔

(۲) دوسرا موقف یہ ملتا ہے کہ لفظ" آزاد" یہ " طلاق صریح بائن" کے لیے مستعمل ہے۔ لہذا اگر کسی نے تین مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لیے لفظ آزاد استعمال کرتا ہے، تو اس سے ایک طلاقِ بائن ہی واقع ہو گی کیونکہ ایک طلاقِ بائن کے بعد دوسری طلاقِ بائن واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو...

1) شوہر نے بیوی کو یہ کہا کہ "تم آزاد ہونا چاہتی ہو، جاؤ تم آزاد ہو، آزاد کرتا ہوں" اس کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ "بصورتِ مسؤلہ اگر شوہر نے واقعی سوال میں درج شدہ الفاظ کہے ہوں تو اس کی بیوی پر ایک طلاقِ بائن واقع ہو گئی.....الخ"۔(فتاویٰ دارالعلوم زکریا:4/ 142،ط:زمزم پبلشرز)۔

2) "عورت اور اُس کے شوہر میں جھگڑا ہوا کرتا تھا، ایک روز جھگڑا طویل ہو گیا اور عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ تو مجھ کو آزاد کر دے اور فارغخطی لکھ دے اور میں نے اپنا دین مہر بھی چھوڑا اور اولاد بھی۔ اس کے شوہر نے فارغ خطی لکھ دی اور تین مرتبہ لفظ آزاد بھی کہہ دیا" اس کے جواب میں مذکور ہے کہ" اس صورت میں عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی ہے، لیکن اگر شوہر نے صریح لفظ طلاق تین دفعہ نہیں کہا بلکہ آزاد کرنے کا لفظ تین دفعہ کہا ہے، تو اس سے ایک طلاقِ بائنہ واقع ہو گی جیسا کہ در مختار میں ہے کہ بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی.....الخ"۔(فتاویٰ دار لعلوم دیوبند:9/ 261، ط:دارالاشاعت)۔

3) "تیسرا جملہ (میں نے آزاد کر دیا) طلاقِ صریح بائن ہے"۔(احسن الفتاویٰ:5/ 202،ط:ایچ،ایم،سعید)۔

4) فتاویٰ فریدیہ میں مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ" واضح رہے کہ یہ لفظ مجھ سے آزاد ہے بذات خود کنایۃ ہے لیکن ہمارے عرف میں یہ لفظ طلاق بائن میں متعارف ہے، لہذا بشرطِ صدق وثبوت اس سے طلاق (بائن) واقع ہو گی"۔(5/ 360، دارالعلوم صدیقیہ، زروبی)

5) "اگر تم ملتان آئی تو میرے اور تمہارے راستے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوں گے یعنی مکمل فیصلہ میری طرف سے آزادی ہو گی" کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ" بر تقدیر صحت سوال ان الفاظ کو تحریر کرنے والے کی مذکورہ بیوی جب ملتان آئے گی اسے طلاق ہو جائے گی، لکھنے والے نے تین کی نیّت کی ہو تو تین، وگرنہ ایک بائنہ۔...الخ" (خیر الفتاویٰ:5/ 145)۔

6) "آزاد کر دیا ترجمہ ہے لفظ حرّۃ کا اور اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور جب پہلی بار یہ کہا تو اس سے اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہو گئی اور اس کے بعد جتنی دفعہ اس لفظ کا استعمال کیا اس سے کوئی اور طلاق واقع نہیں ہوتی البتہ اگر عدّت کے اندر آزاد کر دیا کہنے سے قبل یا بعد لفظ طلاق دو دفعہ یا اس سے زیادہ کہا ہے تو اس کی منکوحہ مغلظہ ہو چکی ہے اور بغیر حلالہ دوباہ طرفین کا نکاح نہیں ہو سکتا"۔(فتاویٰ مفتی محمود:6/ 361،ط:جمعیۃ پبلیکیشنز)۔

آپ حضرات سے اس بارے میں رہنمائی مطلوب ہے کہ (۱) موجودہ زمانہ میں طلاق کے بارے میں لفظ آزاد ہے، کنایۃ لفظ ہے یا صریح لفظ ہے؟ اور اس سے کونسی طلاق واقع ہو گی؟ بائن یا صریح (رجعی)؟ اور اس سے طلاق واقع ہونے کے لیے نیّت کا ہونا بھی ضروری ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ کہا کہ "میں تمہیں آزاد کرتا ہوں، میں تمہیں آزاد کرتا ہوں، میں تمہیں آزاد کرتا ہوں" تو ان الفاظ سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟۔ اب تک تو ہم اس بارے میں یہ فتویٰ جاری کرتے ہیں کہ" اکابرین کے اکثر فتاویٰ اور عرف کی روشنی میں "لفظ آزاد کرتا ہوں" طلاق کے لیے بطور صریح لفظ کے بولا جاتا ہے، اس لیے بیوی کو تین مرتبہ مذکورہ الفاظ کہنے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں"۔ برائے مہربانی اس بارے میں جلد از جلد راہنمائی فرما کر مشکور وممنون فرماویں۔

دارالافتاء جامعۃ العلوم الإسلامیۃ الفریدیۃ
ای سیون—اسلام آباد
1436/01/08ھ

(جواب مشترک ہے)

دارالافتاء

0274

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)............ ہمارے نزدیک لفظ ''آزاد'' سے طلاق ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

(۱)...... ایک صورت یہ ہے کہ جب کلام میں طلاق کے خلاف کا کوئی قرینہ پایا جائے۔ جیسے کوئی اپنی بیوی کو یوں کہے ''میری طرف سے تم بھی آزاد ہو اور وہ بھی آزاد ہے'' یا ''تو آزاد ہے جو چاہے کھا پی'' یا ''میں نے اپنی بیوی کو آزاد کیا چاہے وہ میرے پاس رہے یا اپنے گھر'' یا ''وہ آزاد ہے جب اس کا جی چاہے آئے''۔ ان سب جملوں میں واضح قرینہ موجود ہے جس سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ شوہر کی مراد لفظِ ''آزاد'' سے طلاق نہیں ہے، لہٰذا اس صورت میں لفظ ''آزاد'' نہ صریح ہے اور نہ کنایہ، بلکہ لغو ہے اور اس سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۲)...... دوسری صورت یہ ہے کہ جب کلام میں طلاق کا قرینہ موجود ہو یا طلاق کے خلاف کا قرینہ موجود نہ ہو جیسے شوہر نے یوں کہا ہو کہ ''میری بیوی میرے نکاح سے آزاد ہے'' یا ''میری بیوی میری طرف سے آزاد ہے'' یا ''تو آزاد ہے'' یا ''وہ آزاد ہے'' وغیرہ۔ اس صورت میں لفظ ''آزاد'' طلاق کے لئے صریح ہوگا اور اس سے طلاقِ رجعی واقع ہوگی۔ اگر طلاق کا قرینہ موجود ہو تو اس صورت میں اس کا طلاق کے لئے صریح ہونا تو واضح ہے، البتہ چونکہ اب عرف میں طلاق دینے کے لئے لفظ ''آزاد'' کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے اس لئے جب طلاق کے خلاف کا قرینہ نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ صریح میں داخل ہوگا۔ (اس بارے میں منسلکہ فتویٰ نمبر: ۱۱۹۷/۳۰ بھی ملاحظہ فرمائیں)۔

(۳)...... تیسری صورت یہ ہے کہ جب لفظِ ''آزاد'' اس طرح استعمال کیا گیا ہو کہ اس کا ایسا استعمال طلاق کے لئے متعارف نہ ہو، جس کا اندازہ شوہر کے کلام کے سیاق وسباق سے کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں یہ کنایات میں سے ہوگا جیسا کہ اپنی اصل وضع کے اعتبار سے یہ کنایہ ہی ہے۔ اس صورت میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو تو طلاقِ بائن واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

خلاصہ یہ کہ لفظ ''آزاد'' اپنے تینوں احتمالات میں سے ایک صورت میں لغو ہے، دوسری صورت میں صریح رجعی ہے اور تیسری صورت میں کنایہ بائن ہے۔ صریح ہونے کی صورت میں ہمارے نزدیک یہ صریح بائن نہیں ہے بلکہ صریح رجعی ہے اسی وجہ سے لحوق کے مسئلہ میں اس پر صریح بائن کا حکم نہیں ہوگا بلکہ صریح رجعی کا حکم ہوگا اور ایک سے زائد بار یہ الفاظ کہنے کی صورت طلاقِ سابق سے لحوق ہوگا۔

دار الافتاء

(جاری ہے)

0275

(۲)............اگر کوئی شخص تین بار اپنی بیوی کو یہ کہے کہ "میں تمہیں آزاد کرتا ہوں، میں تمہیں آزاد کرتا ہوں، میں تمہیں آزاد کرتا ہوں"، تو عام حالات میں اان الفاظ سے اس کی بیوی پر قضاءً تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ کیونکہ لفظ "آزاد" مذکورہ صورت میں صریح رجعی ہے اور جب پہلی بار طلاقِ رجعی واقع ہوئی ہو تو اس کے بعد اسے دوسری طلاق لاحق ہوسکتی ہے خواہ رجعی ہو یا بائن۔ لہٰذا اگر کوئی تین بار اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے کہ "میں تمہیں آزاد کرتا ہوں" تو طلاقِ ثانی اور ثالث کا لحوق پہلی طلاق سے ہوگا اور اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

اگر لفظ "آزاد" کو صریح بائن مانا جائے تو دوسری اور تیسری بار یہ الفاظ کہنے سے مزید طلاقیں واقع نہیں ہونگی۔ کیونکہ ایسا صریح بائن جو اپنی اصل کے اعتبار سے کنایہ ہو، بائن سابق سے لاحق نہیں ہوتا، اور فقہی ضابطہ "البائن لایلحق البائن" میں (دوسرے بائن (جو لاحق نہیں ہوتا)) سے مراد وہ ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے کنایہ ہو اگرچہ عرف کی وجہ سے صریح بن گیا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ "آزاد" اپنی اصل وضع کے اعتبار سے کنایہ ہے اور غلبۂ عرف کی وجہ سے صریح بن گیا ہے۔ لہٰذا اگر اس کو صریح بائن مانا جائے تو طلاقِ ثانی اور ثالث لاحق نہیں ہونگی، لیکن ہمارے نزدیک یہ صریح بائن نہیں ہے بلکہ صریح رجعی ہے۔ صریح رجعی یا صریح بائن کے فرق سے لحوق کے مسئلہ پر بھی اثر واقع ہوگا............ واللہ تعالیٰ اعلم

(بندہ محمود الحسن عفی عنہ)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲/ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

25/دسمبر 2014ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۲/۳/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
بندہ عبداللہ
۲-۳-۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح
۲/۳/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب
۲/۳/۱۴۳۶ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۶۷۸/۸۶
۳/۳/۱۴۳۶
۲۴/۱۲/۲۰۱۴

الجواب صحیح
۵/۳/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
۶/۳/۱۴۳۶ھ

10276